نمبر ۲ جلد ۱۱

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ - قاضی محمد ظہور الدین اکمل

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۱۶ء

مطابق ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عہ طلباء سے عہ غیر ممالک سے عہ

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب ماسٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور چوہدری [illegible] علی [illegible] پبلشر نے [illegible] شائع کیا [illegible]

کچھ رسالے کی نسبت

جن اصحاب اصحاب نے ایجنٹوں کمیٹی کی اپیل پر توجہ فرمائی انکا شکریہ مگر ابھی کئی سو اصحاب ایسے رہتے ہیں جنھوں نے نہ تو کوئی نیا خریدار دیا ہے نہ چندہ سالانہ میں اضافہ فرمایا ہے کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ تشحیذ خدانخواستہ بند کر دیا جائے کیونکہ اس بے پروائی کا تو یہی نتیجہ ہے تعجب تو یہ ہے کہ تشحیذ کے ایک ایک نمبر کے مضمون نہایت قیمتی اور مفید سمجھا جاتا ہے اور عملی یہ حال ہے۔

انتخاب خلافت

مکرمی منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ نے خلافت پر نہایت عمدہ اور مفید معلومات سے پر رسالہ ۴۸ صفحوں پر چھپوایا ہے دفتر الفضل سے طلب فرمایا جاوے۔

اثر الولاء

یہ ایک رسالہ ہے جو اسرار روایات کربلا مؤلفہ منشی خادم حسین صاحب خادم کے جواب میں شیعہ ینگ مین سوسائٹی لاہور موچی دروازہ کی طرف سے شایع کیا گیا ہے ٹکٹ بھجوانے پر مفت مل سکتا ہے مولوی مرزا احمد علی صاحب کی مستعدی اپنے ہم مذہب احباب میں قابل فخر ہے کہ وہ ہر رسالہ کا جواب فی الفور شائع کر دیتے ہیں اسرار روایات کربلا میں جن روایات پر جرح کی گئی تھی اسکا نصف سے زیادہ حصہ مؤلف اثر الولاء نے قبول کر لیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر یہ روایات کیوں مرثیوں میں سنائی جاتی ہیں اور باقی ثلث پر جو کچھ لکھا گیا ہے اسکی کمزوری خود اسکی عبارت سے ظاہر ہے۔

پارہ اول تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع ہو گیا

جو ترجمہ تفسیری نوٹوں کیساتھ زیر نگرانی حضرت خلیفہ ثانی تیار ہوا ہے وہ شائع ہو گیا ہے قرآن سیکھنے کے شائقین اس سے فائدہ اٹھائیں قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ: دفتر ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور

کچھ رسالے کی نسبت

جن احباب اصحاب نے ایجوکیشنل کمیٹی کی اپیل پر توجہ فرمائی انکا شکریہ مگر ابھی کئی سو اصحاب ایسے رہتے ہیں جنھوں نے نہ تو کوئی نیا خریدار دیا ہے نہ چندہ سالانہ میں اضافہ فرمایا ہے کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ تشحیذ خدانخواستہ بند کردیا جائے کیونکہ اس بے پروائی کا تو یہی نتیجہ ہے تعجب تو یہ ہے کہ تشحیذ کے ایک ایک نمبر کے مضمون نہایت قیمتی اور مفید سمجھا جاتا ہے اور عملی یہ حال ہے۔

انتخاب خلافت

مکرمی منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ نے خلافت پر نہایت عمدہ اور مفید معلومات سے پر رسالہ ۸۰ صفحوں پر چھپوایا ہے دفتر الفضل سے طلب فرمایا جاوے۔

اثر الولاء

یہ ایک رسالہ ہے جو اسرار روایات کربلا مؤلفہ منشی خادم حسین صاحب خادم کے جواب میں شیعہ ینگ مین سوسائٹی لاہور موچی دروازہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے ٹکٹ بھجوانے پر مفت مل سکتا ہے مولوی مرزا احمد علی صاحب کی ہم مذہب احباب ہیں قابل قدر ہے کہ وہ ہر رسالہ کا جواب فی الفور شائع کردیتے ہیں اسرار کربلا میں جن روایات پر جرح کی گئی تھی اسکا نصف سے زیادہ حصہ مؤلف نے قبول کرلیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر یہ روایات کیوں مرثیوں میں سنائی جاتی ہیں اور باقی ثلث پہ جو کچھ لکھا گیا ہے اسکی کمزوری خود اسکی عبارت سے ظاہر ہے۔

پارہ اول تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع ہوگیا

جو ترجمہ تفسیری نوٹوں کیساتھ زیر نگرانی حضرت خلیفہ ثانی تیار ہوا ہے وہ شائع ہوگیا ہے قرآن سیکھنے کے شائقین اس سے فائدہ اٹھائیں قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ:- دفتر ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۱۶ء

نبی آخر الزمان علیہ السلام

"یہ مضمون اس نقطۂ خیال سے پڑھنا چاہیئے کہ اللہ کے نزدیک مسیح موعود ہمارے امام وہادی کا کیا منصب ہے کیونکہ آپ کا درجہ پہچاننے ہی میں ہماری تمام ترقیات مرکوز ہیں۔ اس مضمون کے بعض حصص سے یہ نتیجہ نکالنا کہ آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا قبل از وقت ہے بہر حال جو کچھ ہے وہ مسیح موعود کا کلام ہے میاں محمد سعید صاحب کی ذاتی رائے نہیں اسلئے جو صاحب ناک بھوں چڑھائیں یا ہمیں غالی قرار دیں وہ پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں۔" (ایڈیٹر)

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مضمون کا لکھنا جیسا اہم اور پرشوکت ہے ویسا ہی دلچسپ بھی ہے کیونکہ سابقین میں سے بعض نے بغیر کسی سند شرعی یا نص صریح کے نبی آخر الزمان کے نام کا مستحق حضرت خاتم النبیین سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو قرار دیا ہے لیکن اس نام کا تحقق آنحضرت صلعم پر اس صورت میں نہیں ہو سکتا جب کہ اس نام کو آپکی پہلی بعثت (جو کہ پانچویں ہزار میں ہوئی) کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہاں اس نام کے پورے مستحق حضرت مسیح موعود ہیں نہ اسلئے کہ آپ کوئی مستقل بمعنی براہ راست یا حقیقی بمعنی صاحب شریعت نبی تھے یا نعوذ باللہ آپ آنحضرت صلعم کے مقابل کھڑے ہو کر اس نام کے مستحق ہیں۔ بلکہ یہ سب اسلئے کہ آنحضرت

نے بموجب نص صریح آیت کریمہ واٰخرین منہم اپنی دوسری بعثت کیلئے مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کی اور اس نام کا تحقق بذریعہ حضرت مسیح موعود کے پورا کیا۔ میں اسجگہ اس وہم کا ازالہ کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے جو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بعض مقامات پر نبی اخر الزمان لکھا ہے تو اس کا سوائے اسکے اور کچھ مطلب نہیں کہ آپ یعنی آنحضرت صلعم شارع نبی ہونے کے اعتبار سے نبی اٰخر الزمان تھے اور شریعت کے لئے آنحضرت صلعم کا ہی زمانہ آخری زمانہ تھا۔ پس ان معنوں سے کہ آنحضرت صلعم ایک ایسی کامل اور مکمل شریعت لائے جس کے بعد قیامت تک کوئی صاحب شریعت جدید نبی نہیں آسکتا۔ آپ یعنی آنحضرت صلعم آخری نبی اور نبی آخر الزّمان تھے اور نیز ان معنوں سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزّمان ہیں۔ کہ آپنے اپنے ایک بُروز کے واسطہ سے اس آخری زمانہ کو پایا۔ جس کا درحقیقت آخری زمانہ ہونا قرآن اور احادیث سے صراحتہً ثابت ہے پس مسیح موعود کا نبی آخر الزمان ہونا درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی نبی آخر الزمان ہونے کی ایک دلیل ہے کیونکہ مسیح موعود آنحضرت صلعم کے لئے بطور آئینہ اور آپکا مظہر اور آنجناب کے لئے حلّہ کی مانند ہے اسلئے مسیح موعود کا نبی آخر الزمان ہونا آنحضرت صلعم کے لئے کوئی غیرت کی جگہ نہیں اور ماسوا اسکے حضرت مسیح موعود کا نبی آخر الزمان ہونا بھی ضروری تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اسکے لئے ایک انجام بھی ہے۔ یہ بات غیر ممکن تھی کہ نبوۃ غیر تشریعی کو آنحضرت صلعم کے زمانہ پر ختم کیا جاتا۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے بعد ابتداء سے مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا مقدر ہو چکا تھا۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نے یہ تقاضا کیا کہ حضرت مسیح موعود کو ایک کامل ظلّیت کے ساتھ پیدا کیا اور نبوت محمدی اسمیں رکھدی اور اس کو کمال تک پہنچایا یہانتک کہ مسیح موعود کا وجود آنحضرت صلعم کا ہی وجود ہو گیا (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) تا اس طرح سے ایک پہلو سے حضرت مسیح موعود کا نبی اللہ اور خاتم نبوۃ ظلیہ ہونا تحقق ہو جاوے اور دوسری طرف آنحضرت صلعم کی ختم نبوت محفوظ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"قد ختمت النبوۃ علیٰ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فلا نبی بعدہ الا الّذی نوّر بنورہٖ وجعل وارثہ من حضرت الکبریاء۔ اعلموا ان الختمیۃ اعطیت من الازل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم اعطیت لمن علمہ روحہ وجعلہ ظلّہ فتبارک من علّم وتعلم فان الختمیۃ الحقیقیۃ

کانت مقدرۃ فی الالف السادس الذی ھو یوم السادس من ایام الرحمٰن لیناسبہ ابا البشر من کان ھو خاتم نوع الانسان۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ)

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خاتم ہیں اور نیز یہ کہ ختمیت ہزار ششم میں حقیقی طور سے ہوئی ہے الغرض چونکہ حضرت مسیح موعود بروزی طور پر ہی نبی خاتم الانبیاء ہیں اسلئے بہر حال آنحضرت صلعم کی ختمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود رہی اور کوئی علیحدہ وجود اور رسول حقیقی ختمیت کا مصداق نہ ہوا۔ اب اس تھوڑی سی تمہید کے بعد میں اب اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

آخری زمانہ یہی زمانہ ہے جاننا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے بنصوص قرآنیہ وحدیثیہ اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ آخری زمانہ جس کی خبر ہر ایک نبی دیتا چلا آیا ہے تحقیق یہی زمانہ ہے جس میں ہم لوگ موجود ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اب تنقیح طلب امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں یہود اور نصاریٰ دونوں قومیں اسپر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے × × × صلحاء اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

پھر فرمایا:۔

"پھر یہ زمانہ جس پر تیرہ سو برس اور گذر گیا اسکے آخری زمانہ ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے اور علاوہ نصوص صریحہ قرآن شریف اور احادیث کے تمام اکابر اہل کشوف کا اسپر اتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جسمیں مسیح موعود ظاہر ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۰-۹۱)

پھر فرمایا:۔

"اور دوسری دلیل زمانہ کے آخری ہونے پر یہ ہے کہ قرآن شریف کی سورہ عصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہزار ششم پر واقع ہے یعنے حضرت آدم کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے اور ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لیکر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے لہذا آخر ہزار ششم وہ آخری حصہ اس دنیا کا ہے جس سے ہر ایک جسمانی اور روحانی تکمیل وابستہ ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۱)

پھر فرمایا:۔ "بلاشبہ احادیث اور قرآن شریف کی رو سے یہ آخری زمانہ ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶)

المختصر حضرت مسیح موعود نے اس بات کو بنصوص قرآن وحدیث کئی ایک مقامات پر کھول کھول کر لکھدیا ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور نیز یہ کہ اب اس زمانہ کے بعد کوئی اور زمانہ نہیں جس پر آخری زمانہ کا اطلاق آسکے جیسے کہ فرمایا :-

"اور جان لو کہ میں چھٹے ہزار کے آخر اوقات میں پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم چھٹے دن میں اسکے آخری ساعت میں پیدا کیا گیا۔ پس میرے سوا دوسرے مسیح کیلئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں اگر فکر کرو اور ظلم اختیار نہ کرو پس میں صاحب زمان موعود ہوں اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۵۸-۱۵۹)

پھر فرمایا "پس جبکہ آخری دنوں کیلئے یہ علامتیں ہیں جو پورے طور پر ظاہر ہو چکی ہیں تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے دوروں میں سے یہ آخری دور ہے × × × ان تمام وجوہات سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہی آخری زمانہ اور دنیا کا آخری دور ہے جس کے سر پر مسیح موعود کا ظاہر ہونا کتب الٰہیہ سے ثابت ہوتا ہے" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۷)

پھر فرمایا :- "اسوقت صدق اور وفا کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں اسلئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اسکے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے" (الحکم ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء)

پھر فرمایا۔ "عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے اسوقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا" (کشتی نوح صفحہ ۷۴)

پھر فرمایا۔ "اور یہ زمانہ خیر و رشد کا آخری زمانہ ہے اور اسکے بعد کوئی زمانہ فضل و رتبہ میں اس زمانہ جیسا نہیں ہو سکتا" (اعجاز المسیح صفحہ ۱۷)

پھر فرمایا "غرض اس زمانہ کا نام جسمیں ہم ہیں زمانہ البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دافع الآفات تھا اور اس زمانہ میں خدا کا بھاری مقصد دفع شر تھا۔"
(اشتہار منارۃ المسیح صد ج)

پھر فرمایا "اور مسیح موعود کے زمانہ کا نام یوم الدین رکھا ہے کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے جسمیں دین کو زندہ

کیا جاویگا اور لوگوں کا حشر کیا جاویگا"۔

یہانتک تو میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک بنصوص قرآنیہ و حدیثیہ و دیگر کتب سابقہ کے یہ زمانہ آخری زمانہ ہے اور نیز یہ کہ مسیح موعود کے زمانہ کے بعد اور کوئی زمانہ نہیں۔

آخری سب سے مسیح موعود ہے

اسکے بعد میں اب ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے یہ دکھاؤں کہ حضرت مسیح موعود نبیوں میں سے سب سے آخری نبی۔ آخری مسیح آخری آدم۔ آخری مجدد۔ آخری مصلح۔ آخری خلیفہ۔ آخری امام۔ آخری اینٹ آخری کڑی آخری راہ۔ آخری نور ہیں۔ حضرت مسیح موعود چونکہ کئی معنوں سے آخری ہیں اسلئے یہ ضروری ہے کہ اس امر کو خوب واضح کر دیا جاوے چنانچہ میں حضرت مسیح موعود کے آخری ہونیکو پانچ باتوں میں تقسیم کرتا ہوں۔

(۱) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپکے بعد وہ موعود مسیح موعود و مہدی اب کوئی نہیں آئے گا۔

(۲) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ دو میں کے دوسرے تھے

(۳) یہ کہ مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کی بعثت آخری زمانہ میں ہوئی۔

(۴) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں نبی تھے کہ آپ پر تمام کمالات کا خاتمہ کیا گیا۔

(۵) یہ کہ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے جن سے آپکا صاحب مُہر یعنی صاحب افاضہ ہونا ثابت ہوتا ہے یعنی آپکی ظلّیت میں ولایت اور خلافت حاصل ہو سکتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم کی ظلّیت میں نبوت و رسالت حاصل ہو سکتی تھی یعنے باوجود آپکے آخری ہونے کے آپکی نبوت ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔

پس یہ پانچ امور ہیں۔ جنکو میں علیحدہ علیحدہ طور سے لیکر انشاء اللہ العزیز ثابت کرونگا کہ حضرت مسیح موعود پر نبی آخر الزمان کا اطلاق کیسے صاف طور سے پایا جاتا ہے میں اس مضمون میں زیادہ تر حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے ہی حوالے درج کرونگا۔

وعدہ کا آخری مسیح و مہدی

(امر اوّل) حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کے بعد وہ موعود مسیح و معہود مہدی نہیں آئیگا۔ جیسے کہ

(۱) آپؑ وعدہ کے آخری مسیح اور مہدی تھے جیسے کہ فرمایا

"چونکہ اول اور آخر کی مشابہت ثابت ہونے سے تمام سلسلہ کی مشابہت ثابت ہو جاتی ہے اسلئے خداتعالےٰ کے پاک نبیوں نے کتابوں میں جابجا انہیں دو مشابہتوں پر زور دیا ہے۔ بلکہ اول اور آخر کے دشمنوں میں بھی مشابہت ثابت کی گئی ہے جیساکہ ابوجہل کو فرعون سے مشابہت دیگئی ہے اور آخری مسیح کے مخالفین کو یہود مغضوب علیہم سے" تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۰

پھر فرمایا۔ "اس آخری مسیح کی تکذیب کے بعد بھی دنیا میں طاعون پھیلے گی" تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۴

پھر فرمایا۔ "اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ آخری مسیح جو پہلے مسیح کے قدم پر آئیگا۔ آدم کے زمانہ سے چھٹے ہزار کے آخر پر پیدا ہوگا" ریویو جلد اول صفحہ ۲۲

پھر فرمایا۔ "× بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والوں اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنیوالا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں" تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲

(۲) وعدے کا آخری حکم

آپ آخری حکم موعود تھے جیسے کہ فرمایا

"وہ مسیح موعود جو اس امت میں سے ہوگا وہ خداتعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا × × × کیونکہ بباعث کثرت اختلافات تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے یا بیرونی طور پر اختلاف کرنے والے ایک حکم کے محتاج ہونگے جو آسمانی شہادت سے اپنی سچائی ظاہر کریگا جیساکہ حضرت عیسیٰ کے وقت میں ہوا۔ اور پھر بعد اسکے آنحضرت صلعم کے وقت میں ہوا۔ سو آخری موعود کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۴)

(۳) وعدے کا آخری انسان

آپ یعنے حضرت مسیح موعود وعدہ کے آخری آدم اور آخری انسان تھے اور نبیوں میں سے سب سے آخر تھے جیسے کہ فرمایا۔

"نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا کیونکہ وہ سب سے آخر ہے جیساکہ آدم سب سے اول تھا × × × اور

"چونکہ اوّل اور آخر کو ایک نسبت ہوتی ہے اسلئے مسیح موعود کو خدا نے آدم کے رنگ میں پیدا کیا" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶)

مسیح موعود سب سے آخری انسان تھے جیسے کہ فرمایا:-

"قرآن شریف میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ ہر ایک چیز کو خدا نے چھ دن کے اندر پیدا کیا مگر اس انسان کو جس پر دائرہ مخلوق ختم ہوتا تھا چھٹے دن کے آخری حصہ میں پیدا کیا۔ اسی طرح اس آخری انسان کے لئے ہزار ششم کا آخری حصہ تجویز کیا گیا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۷)

پھر فرمایا "ضرور تھا کہ مرتبہ آدمیت کی حرکت دوری زمانہ کے انتہا پر ختم ہوتی ہے سو یہ زمانہ جو آخر الزمان ہے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو حضرت آدم علیہ السلام کے قدم پر پیدا کیا جو یہی راقم ہے اور اسکا نام بھی آدم رکھا × × × جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنے اسنے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑہ پیدا کیا" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶)

پھر فرمایا "میں نے (خدا نے) چاہا کہ میں اپنا مظہر دکھلاؤں اسلئے میں نے بھی اس آدم کو پیدا کیا سو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدم صفی اللہ کے وجود کا سلسلہ دوریہ اس عاجز کے وجود پر آکر ختم ہو گیا" (تریاق القلوب ص ۱۵۴)

(۴) خدا کے نوروں میں سے آخری نور

آپ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ اور خدا کے سب نوروں میں سے آخری نور تھے جیسے کہ فرمایا:-

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اسکے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۶)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کی آخری صراط اور نور ہیں۔ گویا کہ آپ سب سے آخری صراط اللہ اور سب سے آخری نور اللہ ہیں۔

(۵) رسولوں کی آخری میزان ظاہر کرنیوالا

آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسولوں کی آخری میزان کے ظاہر کرنے والے تھے جیسے کہ فرمایا:-

"پس یہی معنے آیت واذا الرسل اقتت کے ہیں جن کو خدا نے میرے پر ظاہر فرمایا کہ رسولوں کی آخری میزان ظاہر کرنے والا مسیح موعود ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معنی آیت کریمہ واذا الرسل اقتت کے کئے ہیں۔ یعنی یہ کہ رسولوں کی آخری میزان ظاہر کرنیوالا مسیح موعود ہے وہ اپنے اندر بہت سے اسرار رکھتا ہے حضرت مسیح موعود کا الہام جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے جس میں آپکا دعویٰ ہے کہ میں تمام انبیاء علیہم السلام کی صفات کاملہ کا مظہر اور یہ کہ میں جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ کا جامع ہوں بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے کیونکہ میزان کا مفہوم اس امر کا مقتضی ہے کہ اسکے اندر جنس کے تمام افراد کے کمالات پائے جاویں مثلاً ۳+۷+۵+۳=۱۵-آپ ۱۵ کا عدد تمام عددوں کا جامع ہے اور انکا میزان کہلاتا ہے۔ پس اسیطرح آنحضرت صلعم اپنی پہلی بعثت میں رسولوں کی اول میزان تھے اور آپکو مجملاً خاتم النبیین کے لفظ میں تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا جامع بنایا گیا لیکن چونکہ آنحضرت صلعم کی پہلی بعثت کی نسبت آپ ہی کی دوسری بعثت اکمل۔ اشد اور اقویٰ تھی (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۱) اسلئے آنحضرت صلعم کی دوسری بعثت کے موعود یعنی مسیح موعود کو تمام انبیاء علیہم السلام کے نام کھلے کھلے طور پر دئے گئے اور آخر میں آپکا نام جری اللہ فی حلل الانبیاء رکھا گیا یعنی اللہ کا رسول تمام انبیاء کے حلوں میں۔ پس اسطور سے آپ رسولوں کی آخری میزان کے ظاہر کرنیوالے ہوئے۔ یہ جو حضرت مسیح موعود کو قرآن شریف میں واذا الرسل اقتت تمام انبیاء علیہم السلام کی آخری میزان ظاہر کرنیوالا پیش کیا گیا ہے اسکی تصدیق آپکی وحی میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا ہے کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالےٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحٰق ہوں میں اسمٰعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسےٰ ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں"

پس قرآن شریف کی آیت واذا الرسل اقتت ایکطرف اور حضرت مسیح موعود کی وحی الٰہی دوسری طرف اس امر کی پوری تصدیق کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے جامع تھے اور آپ ہی رسولوں کی وہ آخری میزان ہیں ✣

(۶) خلفاء اللہ میں سے آخری خلیفہ

آپ یعنی حضرت مسیح موعود سلسلہ محمدیہ کے آخری خلیفہ تھے۔ جیسے کہ فرمایا :-

"اور آیت کما استخلف الذین من قبلہم میں یہ بھی اشارہ کردیا ہو کہ آخری خلیفہ اس امت کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے بعد ایسے زمانہ میں آئیگا جو وہ زمانہ اپنی مدت میں اس زمانہ کی مانند ہوگا جبکہ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے یعنی چودھویں صدی ہا" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۰)

پھر فرمایا۔ "آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی امت میں سے آئیگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

پھر فرمایا۔ "پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔ تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلونکی مشابہت ثابت ہو جائے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

پھر فرمایا۔ "اور چونکہ موسوی خلافت کا انجام ایسے نبی پر ہوا یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر جو حضرت موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر آیا۔ اور نیز کوئی جنگ اور جہاد نہیں کیا اسلئے ضروری تھا کہ آخری خلیفہ سلسلہ محمدی کا بھی اسی شان کا ہو" (لیکچر سیالکوٹ ص۹)

پھر فرمایا۔ "اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

پھر فرمایا "چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی۔ کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر با ایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں۔ اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں۔ اور سب سے آخر ہوں" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۲)

پھر فرمایا "اور بعض نے اس وجہ سے بیعت کی کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور یہ خدا کا آخری خلیفہ اور مسیح موعود ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

پھر فرمایا۔ "قرآن شریف نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا۔ بلکہ آیت کما استخلف الذین من قبلہم میں تمام سلسلہ خلافت محمدیہ کو سلسلہ خلافت موسویہ کا مثیل قرار دیدیا ہے پس اس صورت میں قطعاً و وجوباً لازم آتا ہو کہ سلسلہ خلافت اسلامیہ کے آخر میں

ایک مثیل عیسیٰ پیدا ہو" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۰)

پھر فرمایا۔ "ہم قرآن کے نص کے رُو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لاویں کہ آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہو گا۔ اور عیسیٰ کے قدم پر آئیگا" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۱)

پھر فرمایا۔ "خلیفہ کہتے ہیں پیچھے آنے والے کو اور کامل وہ ہے جو سب سے پیچھے آوے اور ظاہر ہے کہ جو قرب قیامت کے وقت آویگا۔ وہی سب سے پیچھے ہو گا۔ لہٰذا وہی سب سے اکمل اور افضل ہُوا صرف تغیر الفاظ ہے قرآن شریف نے خلیفہ کے لفظ سے پکارا ہے اور احادیث میں مسیح موعود کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔" (تقریر حجۃ اللہ صفحہ ۲)

(۷) مجددوں میں سے آخری مجدد

آپ یعنی حضرت مسیح موعود سلسلہ محمدیہ کے آخری مجدد تھے۔ جیسے کہ فرمایا "اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳)

(۸) عمارت اسلام کی آخری اینٹ

آپ یعنی حضرت مسیح موعود عمارت اسلام کی آخری اینٹ تھے۔ جیسے کہ فرمایا:۔

"اور تمنے مسلمانوں میں سے عیسائی ہونے والوں کی کثرت کو دیکھا۔ اور اس امت کے یہود اور انکی سیرت کو بھی دیکھا۔ اور اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم کی پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچاوے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں × × اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۲)

پھر فرمایا "اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اسکے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار اسکی روحانی فیض رسانی سے مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جبتک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

علاوہ ازیں آپ سلسلہ نبوت کی آخری اینٹ بھی تھے جیسے کہ فرمایا۔

"روضۂ آدم تھا کہ وہ نامکمل اب تلک ❖ میرے آنے سے ہُوا کامل بجملہ برگ و بار"

پھر فرمایا۔ "نبوت کی آدم کی شکست ریخت جسقدر ہو چکی ہے۔ اب خدا تعالیٰ ان میرے تازہ معجزات اور پیشگوئیوں سے سب کی مرمّت کر رہا ہے اور اب وہ گذشتہ قصوں کو واقعات میں دکھلا رہا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۸۴)

نوٹ۔ حضرت مسیح موعود کی پاک تحریروں میں میری نظر سے ایک ایسی تحریر گزری ہے جس میں آپ نے صریح لفظوں میں اپنے آپکو سلسلہ نبوت کی آخری اینٹ لکھا ہے اور اس حوالہ میں آخری اینٹ کا لفظ خوب موٹا درج ہے لیکن افسوس مجھے وہ حوالہ تلاش کرنے پر نہ ملا۔ اگر کسی بھائی کی نظر سے وہ حوالہ گزرا ہو اور اسکو کتاب وغیرہ کا نام و صفحہ یاد ہو تو مجھے اطلاع دیکر نہایت ہی شکر گذاری کا مستحق بن سکتا ہے

(۹) آپ اسمٰعیلی سلسلہ کے آخر تھے

حضرت مسیح موعود ؑ اسمٰعیلی سلسلہ کے آخر بھی تھے۔ جیسے کہ فرمایا:۔ "میں مسیح محمدی ہوں اور وہ مسیح موسوی تھا۔ خدا کی تقدیر نے مقدر کیا تھا کیا تھا۔ کہ اسرائیلی سلسلہ کے آخر میں جس کی شریعت کی ابتدا موسیٰ سے ہی ایک مسیح آوے اور اسکے مقابل پر یہ بھی مقدر کیا تھا کہ اسمٰعیلی سلسلہ کے آخر میں بھی جس کی شریعت کی ابتدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ایک مسیح آوے × × سو پہلے مسیح کی مانند ایک مسیح پیدا کیا۔ اور وہ میں ہوں۔" (ریویو جلد ۱ نمبر ۲۲)

(۱۰) آپ خلیفوں کے خاتم تھے

حضرت مسیح موعود تمام خلیفوں کے خاتم تھے۔ جیسے کہ فرمایا:۔ "خلاصہ کلام یہ کہ خدا اکیلا ہے اور ایک ہونیکو دوست رکھتا ہے اسلئے اسکی یکتائی نے چاہا کہ وہ انسان جو خلیفوں کا خاتم ہو۔ اس آدم کے مشابہ ہو جو سب خلیفوں کا پہلا تھا اور مخلوقات میں اول شخص تھا جسمیں خدا کی روح پھونکی گئی تھی۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۶۹)

علاوہ ان مندرجہ بالا دس باتوں کے حضرت مسیح موعود ؑ نے بعض جگہ اپنی نسبت آخری آدم۔ آخری کڑی۔ آخری اینٹ وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں مگر افسوس ہے کہ مجھکو اسوقت کے مواقع یاد نہیں ہے لہٰذا پیش نہیں کر سکا۔

(امر دوم) مسیح موعود دو میں سے دوسرے تھے

حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ دو میں کے دوسرے تھے چنانچہ

(۱) محمد ثانی آپ یعنی حضرت مسیح موعود دو محمدوں میں سے دوسرے اور آخری محمدؐ تھے۔ جیسے کہ فرمایا

"پس باوجود اس شخص کے دعوٰی نبوت کے جسکا نام ظلّی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیّدنا محمد خاتم النّبیّین ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵)

پھر فرمایا۔ "اس تقریر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ حاشیہ)

(۲) احمدؐ ثانی ۔ آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام دو احمدوں میں سے دوسرے اور آخری احمدؐ تھے جیسے کہ فرمایا۔

"پس اللہ تعالےٰ نے اس قول میں ولہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ دو احمدوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور ان دونوں کو اپنی نعماء ستکاثرہ میں سے ٹھہرایا ہے اول احمد تو احمد مجتبےٰ اور محمد مصطفےٰ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا احمد احمد آخر الزّمان ہے جسکا نام خدا کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود رکھا گیا ہے۔" (اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۵)

پھر فرمایا۔ "پس حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے صدر اسلام اور آخر زمان میں دو احمد پیدا کئے اور انکی طرف اشارہ کیا تکرار لفظ حمد سے اول اور آخر فاتحہ میں اہل اسلام کے لئے اور ایسا ہی کیا تا نصرانیوں پر رد کرے اور آسمان سے دو احمدوں کو نازل فرمایا۔ تاکہ وہ دونوں دیواروں کی طرح اوّلین اور آخرین کی جماعت کے لئے ہوں۔" (اعجاز المسیح صفحہ ۱۹۴)

(۳) بدر ثانی ۔ آپ دو بدروں میں سے دوسرے اور آخری بدر تھے جیسے کہ فرمایا:۔

"اور خدا تعالےٰ کے اس قول میں کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ۔ بینا کی طرح اس آیت میں نگاہ کر کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اول وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لئے گذرا۔ اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے × × × × × اس آیت کے دو رخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر دو بدر ہیں۔ ایک بدر گذشتہ

زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر آیندہ زمانہ سے اسوقت جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے جیساکہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو؟" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۳-۱۸۴)

(۴) **ختم الرسل کا بعث ثانی** ۔حضرت مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعث میں سے دوسری اور آخری بعث کے مورد تھے۔ جیسے کہ فرمایا :-

"ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اسپر نص قطعی آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بہم ہے × × × پس جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا۔ کہ جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا تو اسصورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کیوقت میں ہزار ششم میں ہوگا" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

پھر فرمایا "اس تقریر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلعم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۹۴)

پھر فرمایا "غرض جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہوئے۔ تو بعض حدیثوں میں جو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہزار ششم کے اخیر میں مبعوث ہوئے تھے اس سے بعث دوم مراد ہے جو نص قطعی آیت کریمہ واٰخرین منھم سے سمجھا جاتا ہے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

پھر فرمایا "واٰخرین منھم لما یلحقوا بہم۔ پس یہ خبر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعث دوم کے متعلق ہی جسکے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ بعث ہزار ششم کے اخیر پر ہوگا۔ اسی حدیث سے اسبات کا قطعی فیصلہ ہوتا ہے کہ ضرور ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود جو مظہر تجلیات محمدیہ ہی جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم موقوف ہے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵)

پھر فرمایا "جیساکہ مومن کے لئے اور دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہی ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

پھر فرمایا "غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعث مقدر تھے (۱) ایک بعث تکمیل

ہدایت کے لئے (۲) دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے × × × ×" (تحفہ گولڑویہ ص ۹۹)

(۵) مکمّل ثانی ہدایت ۔ حضرت مسیح موعود دو تکمیلوں یعنی تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت میں سے دوسری اور آخری تکمیل کے انجام دینے والے تھے ۔ جیسے کہ فرمایا۔

"ہمیں کسی کو متقدمین اور متاخرین میں سے کلام نہیں کہ اسلامی اقبال کے زمانہ کے دو حصے ہیں (۱) ایک تکمیل ہدایت کا زمانہ جسکی طرف آیت اشارہ فرماتی ہے کہ یتلوا صحفًا مطہرۃً فیھا کتب قیّمۃ (۲) دوسرے تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ جسکی طرف یہ آیت کہ لیظہرہ علی الدّین کلّہ اشارہ فرما رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ یہ فرض تہا۔ کہ بوجہ ختم نبوت تکمیل ہدایت کریں۔ ایسا ہی بوجہ عموم شریعت یہ بھی فرض تھا کہ تمام دنیا میں تکمیل اشاعت بھی کریں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگرچہ تکمیل ہدایت ہوگئی ۔ جیسا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور نیز آیت یتلوا صحفًا الخ اسپر گواہ ہیں لیکن اسوقت تکمیل اشاعت ہدایت غیر ممکن تھی (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰) × × × × × سو اسوقت حسب منطوق آیت وآخرین منھم اور نیز حسب منطوق آیت قل یا ایھا النّاس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی × × × × اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خُو اور ہمّت اور ہمدردی خلائق میں اسکے مشابہ تہا اور مجازی طور پر اپنا نام احمدؐ اور محمدؐ اسکو عطا کیا ۔ تا یہ سمجہا جاوے کہ گویا اسکا ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور تہا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱)

پھر فرمایا " اور ضرور تہا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہو گی ایسا ہی تکمیل اشاعت وہدایت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہو۔ کیونکہ یہ دونوں آنحضرت صلعم کے منصبی کام تھے لیکن سنت اللہ کے لحاظ سے اسقدر خلود آپکے لئے غیر ممکن تہا کہ آپ اس آخری زمانہ کو پاتے × × × اسلئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت منصبی کو ایک ایسے امتی کے ہاتھ سے پورا کیا ۔ کہ جو اپنی خو اور روحانیت کے رُو سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ایک ٹکڑا تھا۔

یا یوں کہو کہ وہی تہا اور آسمان پر ظلّی طور پر آپ کے نام کا شریک تہا × × × × × اس چھٹے دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خو اور رنگ پر ایک شخص کو جو مظہر تجلیات احمدیہ و محمدیہ تہا مبعوث فرمایا۔ تا تکمیل اشاعت ہدایت فرقانی اس مظہر تام کے ذریعہ سے ہو جاوے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹)

(۶) صاحب منصب ثانی حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کے دو منصبوں میں سے دوسرے اور آخری منصب کے انجام دینے والے تھے جیسے کہ فرمایا:-

"اس تقسیم کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلعم کے دو منصب قائم کرتا ہے (۱) ایک کامل کتاب کو پیش کرنے والا × × × (۲) دوسرے تمام دنیا میں اس کتاب کی اشاعت کرنیوالا × × × اور تکمیل ہدایت کے لئے خدا نے چھٹا دن اختیار فرمایا اسلئے یہ پہلی سنت اللہ ہمیں سمجھاتی ہے کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا دن بھی چھٹا دن ہی ہی اور ہزار ششم ہے اور علماء کرام اور تمام اکابر ملت اسلام قبول کر چکے ہیں کہ تکمیل اشاعت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہوگی

پھر فرمایا:- "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تہا اسلئے قرآن شریف کی آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تہا اسوقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوگا سو اس فرض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کے تمام مومنوں تک اسلام پہنچانے کے لئے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱)

(۷) سردار خالص محمدی گروہ ثانی حضرت مسیح موعود خالص محمدی اور حقیقی منعم علیہم گروہ میں سے دوسرے اور آخری محمدی گروہ کے سردار تھے۔ جیسے کہ فرمایا:-

"اور منعم علیہم کے کامل طور پر مصداق باعتبار کثرت کمیت اور صفائی کیفیت اور نعماء حضرت احدیت از روئے نص قرآنی اور احادیث متواترہ حضرت مرسل یزدانی دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ صحابہ اور دوسرا گروہ جماعت مسیح موعود" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۰)

پھر فرمایا "حسب منطوق آیت ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین خالص محمدی گروہ × × × اسلام میں صرف دو ہی گروہ ہیں یعنی گروہ اولین و گروہ آخرین جو صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸)

پھر فرمایا "اور چونکہ حکم کثرت مقدار اور کمال صفائی بڑے انوار پر ہوتا ہے اسلئے اس صورت میں انعمت علیہم کے فقرہ سے مراد یہی دونوں گروہ ہیں یعنی آنحضرت صلعم مع اپنی جماعت کے مسیح موعود مع اپنی جماعت کے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸)

پھر فرمایا "خلاصہ کلام یہ کہ خدا نے ابتدا سے اس امت میں دو گروہ ہی تجویز فرمائے تھے اور انہی کی طرف سورہ فاتحہ میں انعمت علیہم میں اشارہ ہے (۱) ایک اولین جو جماعت نبوی ہے (۲) دوسرے آخرین جو جماعت مسیح موعود ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸)

پھر فرمایا "خدا کے کلام میں یہ امر قرار یافتہ تھا کہ دوسرا حصہ اس امت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی اسلئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ حاشیہ)

پھر فرمایا "تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک کرو جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۰)

پھر فرمایا "اور یاد رہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنی امت کی دو حدیں مقرر کی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ امت ضلالت سے محفوظ ہے جس کے اول میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے یعنی ایک طرف وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار روئیں ہے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دشمن کش ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶)

پھر فرمایا "آنحضرت صلعم نے یہانتک فرما دیا کہ اس امت کی دو دیواریں ہیں۔ ایک میں اور ایک مسیح اور اسکے درمیان آپ نے فیج اعوج فرمایا ہے۔ جنکی نسبت ارشاد ہے کہ وہ مجھ سے نہیں اور میں اُن سے ہوں۔" (لاہور کی تقریروں کا مجموعہ صفحہ ۱۳)

(۸) اسلام کی عزت قائم کرنے والے

آپ اسلام کی دوسری اور آخری عزت قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے جیسے کہ فرمایا:۔

"الغرض خدا تعالےٰ نے اسلام کے لئے دو ذلت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف کہ ان کے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد

"دو ذلّتیں مقرر کی تھیں جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورۃ میں ان کے فاسقوں اور ظالموں کا قصّہ پڑھتے ہو پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلّت مکّہ میں پہنچی۔ خدا نے ان سے اپنے اس قول میں وعدہ فرمایا اذن للذین یقاتلون آخر آیت تک اور علی نصرہم کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے کفار پر عذاب اتریگا۔ پس خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ بدر کے دن ظاہر ہوا۔ اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے قتل کئے گئے پھر دوسری ذلّت سے خبر دی اپنے اس قول سے حتّٰی اذا فتحت یاجوج ماجوج الخ × × × × × تب آسمان سے نصرت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بغیر تلوار اور بغیر نیزے اور لڑنے والوں کے عزت کے نشان اتریںگے اور اسی کی طرف خدا تعالےٰ کے اس قول میں اشارہ ہے ونفخ فی الصّور آخر آیت تک۔ اے عقلمندوں کے گروہ یہ مسیح موعود کی بعثت سے مراد ہے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷)

(۹) آدم ثانی۔ آپ یعنی حضرت مسیح موعود دو آدموں میں سے دوسرے اور آخری آدم تھے چنانچہ

آپ فرماتے ہیں:-

"نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے آخیر میں پیدا ہوگا کیونکہ وہ سب سے آخر ہے جیسا کہ آدم سب سے اوّل تھا اور چھٹے دن جمعہ کی اخیر ساعت میں پیدا ہوا۔ اور چونکہ خدا کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے اس مشابہت سے خدا نے مسیح موعود کو ششم ہزار کے اخیر میں پیدا کیا گویا وہ بھی دن کی آخری گھڑی ہے اور چونکہ اوّل اور آخر میں ایک نسبت ہوتی ہے اسلئے مسیح موعود کو خدا نے آدم کے رنگ میں پیدا کیا۔ آدم جوڑہ پیدا ہوا تھا اور بروز جمعہ پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح یہ عاجز بھی جو مسیح موعود ہے جوڑہ پیدا ہوا۔ اور بروز جمعہ پیدا ہوا۔ اور اس طرح پیدائش تھی کہ پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی پھر اسکے عقب میں یہ عاجز پیدا ہوا۔ اس طرح کی پیدائش ختم ولایت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵)

پھر فرمایا "اس سے پہلے جب خدا نے آدم کو خلیفہ بنانا چاہا تو فرشتوں نے روکا مگر کیا خدا ان کے قول سے رک گیا۔ اب خدا نے دوسرا آدم پیدا کرنیکے وقت فرمایا۔ اردت ان استخلف فخلقت ادم۔" (کشتی نوح صفحہ ۸)

پھر فرمایا "اسنے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑہ پیدا کیا جیسا کہ الہام یا ادم اسکن انت وزوجک الجنّۃ

"میں اسکی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انسان آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے اپنی جسمانی خلقت کے رُو سے جوڑہ پیدا ہو گا یعنے آدم صفی اللہ کی طرح مذکر و مؤنث کی صورت پر پیدا ہو گا اور خاتم الاولیاء ہو گا۔ کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تہا سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اسکی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶)

پھر فرمایا "اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں یہی فرمایا هو الاول والآخر اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ایک انسان خدا کی اولیت کا مظہر تہا اور ایک انسان خدا کی آخریت کا مظہر ہو گا۔ اور لازم تہا کہ دونوں انسان ایک صفت میں بہ باعث خصوصیات متحد ہوں۔ پس جیسا کہ آدم نر و مادہ پیدا کیا گیا۔ اور ایسا ہی شیث کو بہی تو چاہیئے تہا کہ آخری انسان بھی نر و مادہ کی شکل میں پیدا ہو۔ اس لئے قرآن کے حکم کے رُو سے وہ وعدہ کا خلیفہ اور خاتم الخلفاء جسکو دوسرے لفظوں میں مسیح موعود کہنا چاہیئے اسی طور سے پیدا ہونا ضروری تہا کہ وہ توام کی طرح تولد پاوے اسطرح کہ پہلے اس سے لڑکی نکلے اور بعد اسکے لڑکا خارج ہو۔ تا وہ خاتم الولد ہو" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۹)

(۱۰) مسیح ثانی۔ آپ دو موعود مسیحوں میں سے دوسرا اور آخری مسیح تھے جیسے کہ فرمایا:۔

"جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور آنیوالا مسیح میں ہی ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجہتا ہے اسکو نصوص حدیثیہ و قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حکم جو کچھ ہے پہلا ہے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق مجہے بھیجدیا اب خدا سے لڑو" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

پھر فرمایا "بہر حال یہ دونوں فرقے قائل ہیں کہ آنے والا مسیح آخری زمانہ میں آئیگا اپنے جلال اور قوی نشانوں کے لحاظ سے پہلے مسیح یا پہلی آمد سے افضل ہے اسلام نے بھی آخری مسیح کا نام حکم رکھا ہے اور تمام دنیا کے مذاہب کا فیصلہ کرنیوالا اور محض اپنے دم سے کفار کو مارنے والا اقرار دیا ہے × × × غرض نہ اہل کتاب نہ اہل اسلام اسبات کے قائل ہیں کہ پہلا مسیح آنے والے مسیح سے افضل ہے بلکہ وہ تو دوسرے مسیح قرار دیکر آخری مسیح کو نہایت افضل سمجہتے ہیں ... وغیرہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

پھر فرمایا۔ "وہ مسیح ابن مریم میں کلمۃ اللہ ہونے کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ آخری مسیح بھی کلمۃ اللہ ہے اور روح اللہ بھی۔ بلکہ ان دونوں صفات میں وہ پہلے سے زیادہ کامل ہو۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۹)

پھر فرمایا۔ "جان لو کہ اسمیں یہ راز تھا کہ مسیح ثانی تم میں پیدا ہوگا اور گویا وہ وہی ہوگا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۲۱)

امر سوم۔ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ کی بعثت آخری زمانہ میں ہوئی چنانچہ

(۱) مسیح آخر الزّمان۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپکو مسیح آخر الزّمان تحریر فرمایا ہے جیسے کہ فرماتے ہیں۔

"پھر جبکہ خدانے اور اسکے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اسکے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہی تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہی کہ یہ کہا جاوے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

پھر فرمایا۔ "اسی طرح تم میں سے وہ جو مسیح آخر الزّمان کی تکفیر کی وجہ سے اُن یہودیوں کے مشابہ ہوگئے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۲۲)

پھر فرمایا۔ "اسی طرح انعمت علیہم سے اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے جنھوں نے مسیح آخر الزّمان کی تصدیق کی۔ اور صدق دل سے اسے قبول کیا یعنی اس مسیح کو جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔" (خطبہ الہامیہ ۱۲۴)

پھر فرمایا۔ "قرآن کے کلام کا نظام درست نہیں ہوتا سوائے اسکے کہ انعمت علیہم سے مسیح آخر الزّمان مراد لیا جاوے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۲۵)

(۲) نبی آخر الزّمان۔ حضرت مسیح موعود اپنے آپکو نبی آخر الزّمان قرار دیتے ہیں جیسے کہ فرمایا:۔

"بہر حال یہ آیت (و آخرین منہم لما یلحقوا بہم) آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

پھر فرمایا۔ "خدانے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے × × × اور اس فیصلہ کے کرنیکے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے وہ اسکا نبی ہوگا۔ جو اسکی آواز کو پاکر اسلام اور توحید کی طرف لوگوں کو دعوت کریگا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۸)

(۳) رسول آخر الزّمان۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپکو آخری زمانہ کا رسول یعنے رسول آخر الزّمان بھی قرار دیدیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں × × × تو پھر کیونکر ممکن ہو کہ اس عظیم الشّان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہو اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

پھر فرمایا "۔ اکنا معذبین حتّی نبعث رسولًا پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

(۴) **احمد آخر الزّمان** حضرت مسیح موعود نے اپنے آپکو احمد آخر الزمان قرار دیا ہے جیسے کہ فرمایا :۔

احمد آخر زمان نام من است ✣ آخریں جامے ہمیں جام من است

پھر فرمایا "۔ آیت مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہو کہ آنحضرت صلعم کا آخری زمانہ میں ایک مظہر ہوگا گویا وہ اسکا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا۔" (اربعین ۳۰ صفحہ ۲۲)

پھر فرمایا "۔ یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کریگا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئینگے۔" (اشتہار)

پھر فرمایا "۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی (مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا تھا بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳)

پھر فرمایا "۔ اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنیکا وقت ہے یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنیکا زمانہ ہے × × × × خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنے جمالی رنگ دکھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسٰے کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہوکر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہو۔" (ضمیمہ اربعین ۴ صفحہ ۱۵)

پھر فرمایا "۔ اور یہ دونوں اسم (اسم محمد و اسم احمد) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابتداء دنیا سے وضع کئے گئے ہیں پھر بعد میں اسکے ایک شخص کو بطور مستعار دئے جاتے ہیں وہ آنحضرت صلعم کے لئے

ابتداء دنیا سے وضع کئے گئے ہیں پھر بعد میں اسکے اس شخص کو بطور مستعار دیئے جاتے ہیں آنحضرت صلعم کے لئے بطور اظلال اور آثار ہوا جس شخص کو ان ناموں میں سے ایک چنگاری ملیگی تو اسکا دل کئی قسم کے نوروں میں سے روشن کیا گیا اور رسول مختار کے لب مبارک پر جاری ہوا تھا۔ کہ خدا آخری زمانہ میں ایک اپنے بندے میں یہ دونوں صفتیں جمع کردیگا" (نجم الہدیٰ صفحہ ۴)

(۵) خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود نے اپنے آپکو آخری زمانہ کا خاتم الخلفاء یعنی خاتم الخلفاء آخر الزمان قرار دیا ہے جیسے کہ فرماتے ہیں :۔

"یہ زمانہ وہی آخری زمانہ ہے کہ جس کا ذکر قرآن میں ہے اور مقرر ہو گیا کہ یہ وقت وہی وقت ہے کہ جسمیں خاتم الخلفاء کا مبعوث ہونا ضروری ہے" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۷۲)

(۶) مجدد الف آخر۔ حضرت مسیح موعود آخری زمانہ کے مجدد اور مجدد الف آخر بھی تھے۔ جیسے کہ فرمایا۔ "وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۴)

پھر فرمایا۔ "یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵)

(۷) امام آخر الزمان۔ حضرت مسیح موعود امام آخر الزمان بھی تھے جیسے کہ فرماتے ہیں :۔

"حالت فاسدہ زمانہ کی یہی چاہتی ہے کہ ایسے گندے زمانہ میں جو امام آخر الزمان آوے وہ خدا سے مہدی ہو اور دینی امور میں کسی کا شاگرد نہ ہو اور نہ کسی کا مرید ہو" (اربعین صفحہ ۱۲)

پھر فرمایا۔ "اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھی کیجائینگی" (اربعین ص۱۱ حاشیہ)

(۸) مہدی آخر الزمان۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو مہدی آخر الزمان قرار دیا ہے۔ جیسے کہ فرماتے ہیں :۔

"اور مہدی آخر الزمان کے لئے جس کا دوسرا نام مسیح موعود بھی ہے بوجہ ذو البروزین ہونے کے دونوں صفتوں کا کامل طور پر پایا جانا ازبس ضروری ہے" اربعین ۲ صفحہ ۱۱)

(۹) ابراہیم آخر الزمان۔ حضرت مسیح موعود ابراہیم آخر الزمان بھی تھے جیسے کہ فرمایا :۔

"ایسا ہی آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی اسطرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت سے فرقے ہو جائینگے تب آخری زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان

"سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا جو کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا" (اربعین ۳ صفحہ ۳۲)

(۱۰) **کرشن آخر الزمان** حضرت مسیح موعود آخری زمانہ کے کرشن یعنی کرشن آخر الزمان تھے جیسے کہ فرمایا
"ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جسکو رُدر گوپال بھی کہتے ہیں اسکا نام بھی مجھے دیا گیا۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ہونے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵)

(امر چہارم) حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے کہ آپ پر تمام کمالات انسانیہ کا خاتمہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ:۔

(۱) **تمام کمالات انسانیہ کا خاتم** حضرت مسیح موعود اس مقام پر نازل ہوئے ہیں جسکو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ جیسے کہ فرمایا:۔

"میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو ان سے کچھ اطلاع ہو سکے"
(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹)

پھر فرمایا۔ "اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی اور یہ قدم میرا خدا تعالےٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے پس مجھ کو کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰)

پھر فرمایا۔ "نہاں اندر نہاں اندر نہاں اندر نہاں ہستم + کجا باشد خبر ازمن گرفتار این نخوت را
پھر فرمایا "بے خبر دونوں ہیں جو کہتے ہیں بد یا نیک مرد + میرے باطن کی نہیں ان کو خبر اک ذرہ وار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱)

(۲) **آنحضرت کی روحانیت کا انتہائی کمال** حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کی روحانیت کا آخری سرا اور ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتے ہیں جیسے کہ فرمایا۔
"مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر ہے اور جلالی جلووں میں نازل ہوا ہے اسی لئے خدا کے نزدیک

"اسکا ظہور نبی مصطفےٰ کا ظہور مانا گیا ہی اور اسکا زمانہ رسول کریم کے زمانۂ معراج کا منتہا اور خیر الوریٰ کی روحانی تجلی کا آخری سر اشمار کیا گیا ہے اور جہان کے پروردگار کا یہ پختہ وعدہ تہا۔ اور چونکہ مسیح موعود نبی کریم کے وجود کا آئینہ اور برکات کی اشاعت اور تمام دینوں پر اسلام کے غلبہ سے آنجناب کے امر کو تمام کرنے والا تہا۔ لہٰذا نبی کریم نے اسکی کوشش کو پسند کیا جیسا کہ باپ بیٹوں کی کوشش کا شکر ادا کرتا ہے اور وصیت فرمائی کہ آنجناب کا سلام اسکو پہنچایا جاوے" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰)

پھر فرمایا۔ "اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا۔ اور مقدر یوں تہا کہ انجامکار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے پس خداتعالےٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہی خداتعالےٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللہ ببدر" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۴)

پھر فرمایا۔ "اور اسی لئے خداتعالےٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا۔ تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے۔ دلالت کرے" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۲)

پھر فرمایا۔ "اس طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا۔ اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہٰی نہ تہا بلکہ اسکے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تہا٭ چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن سے پیدا ہوا" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

پھر فرمایا۔ "اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خداتعالےٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تہا پس میں وہی مظہر ہوں پس ایمان لاؤ اور کافروں سے مت ہو" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸)

پھر فرمایا۔ "بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودہویں رات کے چاند کی مانند ہے" (خطبہ الہامیہ ۱۸۱)

(مسیح کا قدم ایسے منار پر جس پر سب بلندیاں ختم ہیں)

حضرت مسیح موعود کا قدم ایسے منار پر ہے جس پر جاکر ترقیات کی سب بلندیاں ختم ہوتی ہیں جیسے کہ فرمایا۔ "میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت

٭ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے اخیر میں یعنی اسوقت پوری طرح سے تجلی فرمائی جیسا کہ آدم

کیساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہی جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

پھر فرمایا۔ "آنچہ داداست ہر نبی را جام ✤ داد آں جام را مرا بتمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ✤ من بعرفان نہ کمترم ز کسے
وارث مصطفےٰ شدم بہ یقین ✤ شدہ رنگیں برنگ یار حسین
آں یقینے کہ بود عیسےٰ را ✤ برکلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات ✤ واں یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین ✤ ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح صفحہ ۹۹-۱۰۰)

(جامع جمیع کمالات محمدیہ۔ حضرت مسیح موعود جامع جمیع کمالات محمدیہ معہ نبوت محمدیہ تھے جیسے کہ فرمایا۔ "میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے × × × میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

پھر فرمایا۔ "میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدی کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں" (ایک غلطی کا ازالہ)

پھر فرمایا۔ "ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا"

پھر فرمایا۔ "میں نبی اور رسول ہوں باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے" (نزول المسیح صفحہ ۳)

پھر فرمایا۔ "خدا تعالےٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ یہ کہا جاوے کہ میرا کوئی الگ نام ہو یا کوئی الگ قبر ہو۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا" (نزول المسیح صفحہ ۳)

پھر فرمایا۔ "... خدا تعالےٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کیساتھ پیدا کیا اور ظلی طور پر نبوت محمدی اسمیں رکھدی تا ایک معنوں سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے" (نزول المسیح صفحہ ۴)

( ) **مسیح موعود جامع کمالات متفرقہ انبیاء** حضرت مسیح موعود جامع کمالات متفرقہ اور مظہر کمالات جمیع انبیاء علیہم السلام تھے جیسے کہ فرمایا :-

"ایسا ہی خدا نے اور اسکے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالے کے نبیوں نے اسکی تعریف کی ہے اور اسکو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے" (نزول المسیح ۴۸)

پھر فرمایا "جس شخص کو خدا نے مسیح موعود بنایا صدہا نشان دیئے اور اسکو رسول اللہ صلعم نے ائمہ اہلبیت میں سے ٹھہرایا اور اسکو مظہر صفات جمیع انبیاء ٹھہرایا۔ اسکی نسبت یہ زبان درازیاں کرنا خدا اور رسول پر حملہ کرتا ہے" (نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۴۹)

پھر فرمایا "قرآن اور احادیث اور تمام نبیوں کی شہادت سے مسیح موعود حسین سے افضل ہے اور جامع کمالات متفرقہ ہے" (نزول المسیح صفحہ ۴۸ - ۴۹)

( ) **صفت مظہریت کے خاتم** حضرت مسیح موعود صفت مظہریت کے خاتم تھے۔ جیسے کہ فرمایا "جس شخص کو خدا نے آدم سے لیکر یسوع مسیح تک مظہر جمیع انبیاء قرار دیا تھا یعنی الف سے لیکر حرف یا تک اور پھر تکمیل دائرہ کی غرض سے الف آدم سے لیکر الف احمد تک صفت مظہریت کا خاتمہ کیا تھا اسی پر لعنتوں کی مشق کی" (نزول المسیح صفحہ ۲)

پھر فرمایا "آدمم نیز احمد مختار ∴ دربرم جامۂ ہمہ ابرار
کارہائے کہ کرد بامن یار ∴ برتر آں وفراست از اظہار
آنچہ دادست ہر نبی راجام ∴ داد آں جام را مرا بتمام (نزول المسیح ۹۹)

( ) **منعم علیہم سے فرد اکمل** حضرت مسیح موعود منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کئے گئے تھے جیسے کہ فرمایا :-

"توبہ کی طرف جلدی کرو اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔ یہ فخر اور ریا نہیں خدا نے جیسا چاہا کیا؟ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو۔ اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں خدا کی طرف سے مقدر تھا" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۲)

( ) **ہر نبی کی شان اپنے اندر رکھنے والا** حضرت مسیح موعود کے وجود میں کل انبیاء کے نمونہ موجود ہیں۔ اور آپکو کل انبیاء علیہم السلام کے نام عطا ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جسقدر نیک اور راستباز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جاویں۔ سو وہ میں ہوں" (براہین نمبر ۵ صفحہ ۹۰)

پھر فرمایا۔ "خدائے حکیم وعلیم نے وضع دنیا دوری رکھی ہے یعنی بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ مگر باایں ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن ہر آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا۔ تا یہ امت مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو پس اسنے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم۔ ابراہیم۔ نوح۔ موسیٰ۔ داؤد۔ سلیمان یوسف۔ یحییٰ۔ عیسٰے وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں پیدا ہوئے یہانتک کہ سب سے آخر مسیح پیدا ہو گیا۔ اور جو میرے مخالف تھے انکا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔" (حاشیہ نزول المسیح صفحہ ۴)

پھر فرمایا:۔ "اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا ہے کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں" (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲)

پھر فرمایا۔ "تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

پھر فرمایا۔ "آدم سے لیکر اخیر تک جسقدر نبی گذر چکے ہیں سب کے نام میرے نام رکھدیئے اور سب سے آخری نام میرا عیسٰے موعود اور احمد اور محمد مہدی رکھا۔ ان دونوں ناموں کے ساتھ بار بار مجھے مخاطب کیا۔ ان دونوں کو دوسرے لفظوں میں مسیح اور مہدی کر کے بیان کیا گیا ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۳)

پھر فرمایا۔ "میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا۔ مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسٰے ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں۔ بلکہ اور بھی میرے نام ہیں × × × اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا × × × اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا۔ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرائیوں میں سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے۔ اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ ظہور ہو" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴-۸۵)

(نوٹ) الغرض حضرت مسیح موعود جامع جمیع کمالات محمدیہ تھے اور مظہر صفات جمیع انبیاء علیہم السلام تھے اور مسمّی بہ اسماء کل انبیاء علیہم السّلام تھے اور آپکا نام خدا نے رسل رکھا ہے اسلئے یہ کہنا کہ آپ انسانی کمالات کے خاتم اور روحانی سلسلے کے شہنشاہ تھے۔ غلط نہیں ہے۔

( ) **آخری جنگ کا مدافع** حضرت مسیح موعود ضلالت اور ہدایت کے آخری جنگ کیوقت مبعوث ہوئے اور چونکہ مدافعت بقدر حملہ دشمن ہوتی ہے اسلئے آپکا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے اور آپ میں وہ تمام قوتیں اور طاقتیں تھیں جس سے آپ متّصف ہوکر اس آخری اور اس عظیم الشان جنگ کی مدافعت کے لئے عظیم الشّان رسول اور نبی آخرالزمان مقرر کئے گئے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میری وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اسوقت وہ نشان دکھائیگا جو اسنے کبھی دکھائے نہیں۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئیگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

پھر فرمایا۔ "یقیناً سمجھو کہ یہ وہی وعدہ پورا ہوا ہے جو قدیم سے خدا کے پاک نبی کرتے آئے ہیں آج خدا کے مرسل اور شیطان کا آخری جنگ ہے اور یہ وہی وقت ہے اور وہی زمانہ ہے جیسا کہ دانیال نبی نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا تہا" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۴)

پھر فرمایا۔ "چونکہ احمد کا نام خدا تعالے کے اسم اعظم کا کامل ظلّ ہے اسلئے احمد کے نام کو ہمیشہ شیطان کے مقابل پر فتحیابی ہوتی ہے اور ایسا ہی آخری زمانہ کے لئے مقدر تہا کہ ایک طرف شیطانی قوی کا کمال درجہ پر ظہور اور بروز ہو اور شیطان کا اسم اعظم زمین پر ظاہر ہو اور پھر اس کے مقابل پر وہ اسم بھی ظاہر ہو جو خدا تعالے کے اسم اعظم کا ظلّ ہے یعنی احمد۔ اور اس آخری کشتی کی تاریخ ہزار ششم کے آخری حصہ مقرر کیا گیا" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۷)

پھر فرمایا "چونکہ بلا شبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اسلئے یہ زمانہ بھی اسبات کا حق رکھتا تھا۔ کہ اسکی اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۸۷)

پھر فرمایا "خدا تعالے نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا۔ یہانتک کہ اس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے۔ خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو

غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو پورا کیا۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱)

(امر پنجم) مسیح موعود صاحبِ افاضہ۔ حضرت مسیح موعود ان معنوں میں آخری تھے جس سے آپکا صاحب خاتم ہونا ثابت ہوتا ہے یعنی آپ صاحبِ افاضہ تھے بجز آپکی مہر کے کوئی فیض آئندہ کسی کو نہیں مل سکتا۔ چنانچہ (۱) صاحب افاضہ ہونیکے اعتبار سے آپ علیہ السلام یعنی حضرت مسیح موعود خاتم الاولیاء تھے جیسے کہ فرمایا:۔ "اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں جیسا کہ ہمارے سیّد آنحضرت صلعم نبوۃ کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء تھے اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ اور میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

پھر فرمایا۔ "خدا نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور اسباب کی طرف اشارہ ہے کہ جیسا کہ آنحضرت صلعم خاتم نبوت ہیں ویسا ہی یہ عاجز خاتم ولایت ہے۔" (براہین حصہ ۵ صفحہ ۷۹)

(۲) خاتم الائمہ۔ صاحب افاضہ ہونیکے معنوں میں آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم الائمہ ہیں جیسے کہ فرمایا :۔

المھدی الذی ھو اٰدم الامۃ و خاتم الائمۃ۔ یعنی مہدی اس امت کا آدم اور خاتم الائمہ ہے۔" (سر الخلافہ صفحہ ۳۵)

پھر فرمایا۔ "فانہ صرّح فی سورۃ النّور بقولہ منکم بان خاتم الائمہ من ھٰذہ الملّۃ۔" (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ب)

پھر ایک اور جگہ فرمایا :۔

"ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جسمیں ہم ہیں اور چونکہ یہ آخری ہزار ہے اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزّمان اسکے سر پر پیدا ہو اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی خاتمہ ہے اور یہ امام جو خدا تعالٰی کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵)

(نوٹ) ان تین حوالوں کے پڑھنے سے یہ بات حل ہو جاتی ہے کہ آپ یعنی حضرت مسیح موعود کن معنوں میں خاتم الائمہ ہیں آیا ان معنوں میں کہ آپکے بعد کوئی امام نہیں یا ان معنوں میں کہ آپکے بعد ہی وہ امام ہو سکتا ہے۔ جو آپکے لئے بطور ظل کے ہو۔ پس حضرت مسیح موعود کا خاتم الائمہ ہونا اس بات کی

طرف اشارہ کرتا ہی کہ آپ یعنی مسیح موعود صاحب خاتم اور صاحب افاضہ ہیں اور آپکی پیروی کمالات امامت بخشتی ہے اور آپکی روحانی توجہ امام تراش ہے۔

(۳) **خاتم الخلفاء**۔ صاحب افاضہ ہونیکے اعتبار سے آپ یعنی حضرت مسیح موعود خاتم الخلفاء بھی ہیں جیسے کہ فرمایا۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہی کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہی لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کے رُو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

پھر فرمایا "براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا" (اعجاز احمدی صفحہ ۲)

پھر فرمایا "میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جسکا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہی اور اسکو سلام کہا ہے اور اپنا دوسرا بازو اسکو قرار دیا ہی اور خاتم الخلفاء ٹھہرایا ہے" (نزول المسیح صفحہ ۴۱)

پھر فرمایا "اگرچہ اس عاجز کو کیسا ہی تحقیر کی نظر سے دیکھا جاوے مگر خدا نے اس آیت کا خاتم الخلفاء اسی اپنے بندے کو ٹھہرایا ہی" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۶)

پھر فرمایا "اسباب نے تقاضا کیا کہ سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آوے جو عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو × × اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ جو خاتم الخلفاء ہی قریش میں سے نہ ہو اور تلوار نہ اٹھاوے اور جنگ کا حکم نہ کرے" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۶)

پھر فرمایا "قرآن شریف جس شخص کا نام خاتم الخلفاء رکھا گیا ہے اسی کا نام احادیث میں مسیح موعود رکھا گیا ہے۔ تقریر حجۃ اللہ صفحہ ۲

الغرض حضرت مسیح موعود نے اپنے آپکو متعدد مرتبہ خاتم الخلفاء لکھا ہی لیکن اسکے یہ معنی ہیں کہ آیندہ کوئی خلیفہ نہیں ہوگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اسکی مہر کے کوئی فیض خلافت کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ آپنے فرمایا ہی (الف) "میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کے مظہر ہونگے (الوصیۃ صفحہ ۷) (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا × × اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائے گی مگر اس امت کا مسیح مذکر اور مونث توام پیدا ہوا ہے اور مادہ انثیت سے علیحدہ کر دیا

گیا ہے اور اسمیں اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس گروہ میں بہت مرد پیدا کریگا جو صاحب صدق اور صفا ہونگے (خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ ۱۵) (ت) اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اسکی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا کریگا جو اسکا جانشین ہوگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۳) (ث) ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاءہ الی ارض دمشق حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷

پس ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود صاحب افاضہ ہونیکے معنوں میں بھی خاتم الخلفاء ہے۔

(۴) **خاتم المصلحین**۔ صاحب افاضہ ہونیکے معنوں میں آپ یعنی حضرت مسیح موعود خاتم المصلحین بھی تھے جیسے کہ فرمایا "غرض آنے والے مصلح کے لئے جو خاتم المصلحین ہے دو جوہر عطا کئے گئے ہیں ایک علم الہدیٰ ×× دوسرے تعلیم دین الحق" (اربعین ۲ صفحہ ۱۰)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود اپنے آپکو خاتم المصلحین قرار دیتے ہیں لیکن نہ ان معنوں سے کہ آپکے بعد کوئی مصلح نہیں ہوگا بلکہ ان معنوں سے کہ آپ کے بعد جو مصلح ہوگا وہ آپ سے ہوگا اور آپ کے فیض سے پروردہ ہوگا اور آپکے وعدے اس کو ظاہر کیا ہوگا۔ چنانچہ آپنے ایک مصلح موعود لڑکے کی پیشگوئی بھی کی ہوتی ہے۔ (دیکھو سبز اشتہار) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان معنوں میں خاتم المصلحین نہ تھے جس سے آپکے بعد کسی مصلح کا آنا ممتنع ہو جاوے بلکہ آپ ان معنوں میں خاتم المصلحین تھے کہ جس سے آپکا صاحب افاضہ اور صاحب خاتم ہونا ثابت ہوتا ہے

(۵) **خاتم الاولاد**۔ آپ یعنی مسیح موعود خاتم الاولاد تھے جیسے کہ فرمایا :-

"تمام صوفیوں کا خیال ہے کہ اگرچہ مراتب وجود دوری ہیں مگر مہدی معہود بروزات کے لحاظ سے پھر دنیا میں نہیں آئیگا کیونکہ وہ خاتم الاولاد ہے اور اسکے خاتمہ کے بعد نسل انسانی کوئی کامل فرزند پیدا نہیں کریگی باستثناء ان فرزندوں کے جو اسکی حیات میں ہوں" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶)

(۶) **یوسف ثانی**۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ اپنے آپکو ان معنوں میں یوسف قرار دیتے ہیں جن سے آپکا صاحب افاضہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا :-

"خدا تعالیٰ نے مجھے یوسف قرار دیکر یہ اشارہ فرمایا ہے کہ آئندہ بھی میں ایسا ہی کرونگا اور اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈالدونگا اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائینگے اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لیجاونگی اور اسی بندۂ درگاہ پر جو بول رہا ہے ہر ایک نشان کا انعام ہوگا پس وہ لوگ جو اس روحانی موت سے بچنا چاہینگے

"وہ اسی بندہ حضرت عالی کی طرف رجوع کرینگے" (براہین نمبر ۵ صفحہ ۷۹)

پھر عجیب تر بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے آپکو ایک یوسف لڑکے کی بشارت بھی دے رکھی ہے جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوگا اور وہ وہی ہے جو آج ہم میں بفضلہ تعالیٰ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ قائم کیا گیا ہے جسکا نام نامی و اسم گرامی حضرت فضل عمر رضؓ خلیفۃ المسیح ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے۔ اللھم ایدہ اللّٰہ بروح القدس

(۷) خاتم کمالات محمدیہ۔ صاحب افاضہ ہونیکے اعتبار سے آپ خاتم کمالات محمدیہ معہ نبوت محمدیہ بھی تھے یعنی نبوت محمدیہ کے چشمہ سے پانی لینے کیلئے بجز آپکی کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی اسوقت کھلی نہیں جیسے کہ فرمایا

"اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اب اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے ایک بروز محمدی جمیع کمالات کیساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہوگیا اب بجز اس کھڑکی کے نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے اور کوئی کھڑکی باقی نہیں" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶)

(۸) خاتم کمالات مسیحیت۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ اپنے آپکو خاتم کمالات مسیحیت بھی قرار دیتے ہیں جس سے آپکا صاحب افاضہ ہونا ثابت ہوتا ہے جیسے کہ فرمایا:۔

"اور یہ زمانہ خیر و شر کا آخری زمانہ ہے اور اسکے بعد کوئی زمانہ فضل و مرتبہ میں اس جیسا نہیں ہو سکتا اور جب ہم دنیا سے گذر جاوینگے پھر مابعد اسکے قیامت تک کوئی مسیح نہیں نہ ہی کوئی آسمان سے نازل ہوگا اور نہ ہی کوئی غار سے آئیگا بجز اسکے جو اولاد کی بابت خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا" (اعجاز المسیح صفحہ ۱۰)

چنانچہ خدا تعالےٰ نے آپکی اولاد میں سے ایک مسیحی نفس لڑکے کی بشارت دی ہوئی ہے۔ اگرچہ مضمون کسی قدر لمبا ہو گیا ہے لیکن اگر سچ پوچھو تو جو حق ادا کرنیکا تھا۔ وہ ابھی تک ادا نہیں ہو سکا اور ہو بھی کسطرح سکتا ہے جبکہ خدا تعالےٰ کی وحی انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق صاف طور سے اسبات کی گواہی دے رہی ہے کہ مسیح موعود کی وہ شان جو خدا کے دربار میں آپکو حاصل ہے انسانی کلام یا قلم اسکو کماحقہ ہرگز بیان نہیں کر سکتی لیکن بایں ہمہ اس امر کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ یہ سب باتیں حضرت مسیح موعود پر براہ راست طریق سے نہیں ہیں۔ بلکہ بموجب وحی الہٰی کل برکۃ من محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم۔ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے فیضیافتہ اور شاگرد ہیں پس ان تمام باتوں کو تسلیم کرتے ہوئے جو مسیح موعود کے حق میں ثابت ہیں ہم بڑے زور سے اسکو ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو واقعی اور حقیقی معنوں میں خاتم النبیین

یقین کرتے ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک بجز آپ کے ہی وجود کے کسی دوسرے غیر کو نبی اور رسول نہیں مانتے ہاں حضرت مسیح موعود چونکہ آنحضرت صلعم کا وجود اور آپکی بعثت ثانیہ کے مورد ہیں اسلئے نبی ہیں ہم مسیح موعود کو آنحضرت صلعم سے الگ نہیں مانتے بلکہ آپکو محمد ہی مانکر محمد کی نبوت کو محمد تک ہی محدود رکھتے ہیں اس طرح سے بہر حال آنحضرت صلعم ہی نبی اور رسول رہے کیونکہ مسیح موعود بموجب نص صریح آیت کریمہ وآخرین منہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہیں اسلئے یہ کہنا کہ آپ یعنی حضرت مسیح موعود نبی آخر الزمان ہیں آنحضرت صلعم کے لئے کوئی غیرت کی جگہ نہیں بلکہ آنحضرت صلعم کے لئے نبی آخر الزمان کا مفہوم متحقق نہیں ہو سکتا۔ جب تک حضرت مسیح موعود کو نبی آخر الزمان تسلیم نہ کیا جاوے۔

بالآخر ہم اسبات کو نہایت زوردار الفاظ میں بیان کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن شریف میں گو حضرت نبی کریم صلعم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے لیکن آخری کا لفظ بلا کسی استثناء کے آنحضرت صلعم کے بعثت ثانیہ کے مورد حضرت خاتم الخلفاء مسیح موعود علیہ السلام کیلئے خاص کیا گیا ہے چنانچہ قرآن شریف کی نصوص صریحہ اسبات کی شاہد ہیں جیسے کہ

(۱) وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ بہر حال یہ آیت نبی کے ظاہر ہونیکی نسبت ایک پیشگوئی ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

(۲) ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین حسب منطوق آیت ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین خالص محمدی گروہ × × × اسلام میں صرف دو ہی ہیں یعنی گروہ اوّلین اور گروہ آخرین جو صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۱)

(۳) ولہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔ پس اللہ تعالےٰ کے اس قول میں دو احمدوں کی طرف اشارہ ہے۔ اول احمد تو محمد مصطفےٰ × × اور دوسرا احمد احمد آخر الزّمان ہے جس کا نام خدا کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود رکھا گیا ہے۔" اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۵

(۴) وبالآخرۃ ھم یوقنون۔ دیکھو شہادت حلفیہ مولوی شیر علی صاحب بی اے مندرجہ الکلمۃ الفصل

(۵) وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے اخیر میں یعنی ان دنوں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودہویں رات کے چاند کی مانند ہے (خطبہ الہامیہ ۱۸۱)

(۶) ھو الاول والآخر۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ایک انسان خدا کی اولیت کا مظہر تھا۔ اور ایک انسان خدا کی آخریت کا مظہر ہوگا (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۹)

پس آیات مندرجہ بالا میں صاف اور صریح طور پر آخری کا لفظ حضرت مسیح موعود پر اطلاق پاتا ہے پس حضرت مسیح موعود کا نبی آخر الزمان ہونا ایسا بدیہی اور صاف ظاہر ہے کہ جس کا کسی صورت میں بھی انکار نہیں ہو سکتا لیکن تاہم حضرت مسیح موعود ان معنوں میں ہرگز نبی آخر الزمان نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ آپ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑے ہو کر نبی آخر الزمان تھے یا آپ آنحضرت صلعم سے علیحدہ ہو کر کوئی اپنی مستقل اور حقیقی نبوت کے مدعی تھے حاشا کلاّ۔ لیکن چونکہ آپ بموجب آیت کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء تھے اسلئے آپکا نبی آخر الزمان ہونا آنحضرت صلعم کے لئے غیرت کی جگہ نہیں بلکہ ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب مبین میں یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک نبی مبعوث ہوگا جو آنحضرت صلعم کا مظہر تام اور بروز کامل ہوگا اور نام اور کام اور مقام میں عین محمد ہوگا اسلئے اسکا نبی آخر الزمان کہلانا کیا بلحاظ ظہور محمد صلعم ہونیکے اور کیا بلحاظ سب سے آخر ہونیکے اور کیا بلحاظ نعماء حضرت احدیت کے ضروری اور لازمی ٹھہرا۔ والسلام۔ خاکسار محمد سعید سعدی از لاہور

(ایڈیٹر) یہ مضمون نامکمل رہیگا اگر اسکے ساتھ مواہب الرحمٰن کا حوالہ نہ دیا جائے حضرت اقدس فرماتے ہیں وکون عیسیٰ من غیر اب وبلا والد دلیل علیٰ ما ذکرنا بالدلالۃ القاطعۃ واشارۃ الی قطع تلک السلسلۃ الاسرائیلیۃ فلا یجیٔ نبی من الیہود ولا تکلیم ولا تحدیث فی دورۃ النبوۃ المحمدیہ یعنے عیسےٰ کے بغیر باپ ہونے میں یہ اشارہ ہے کہ اسرائیلی سلسلہ منقطع ہوا۔ اب کوئی نبی سلسلہ موسویہ میں نہیں آئے گا پھر ارشاد ہوتا ہے وما المسیح المحمدی فلہ اب وللہ من العنایات الالٰہیۃ کما کتب انہ یتزوج ویولد لہ من الرحمۃ فکانت ھذہ اشارۃ الیٰ دوام السلسلۃ المحمدیۃ وعدم انقطاعہا الیٰ یوم القیٰمۃ یعنی محمدی مسیح کو اولاد بخشی یہ اشارہ سلسلہ محمدیہ کے دوام کی طرف ہے اب غور طلب امر یہ ہے کہ مسیح اسرائیلی کے بعد اولیاء تو نبی کریم کی بعثت وانکار سے پہلے تک ہوتے رہے اسلئے فلا یجی نبی فرمایا اور ادہر سلسلہ محمدیہ میں اولاد مسیح میں برکات نبوت کی نفی نہیں فرمائی فتدبروا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴